وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ!

موبائل فون کے شرعی احکام

مؤلف

مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی

مدرس جامعہ ابوہریرہ

پیش لفظ

مولانا عبدالقیوم حقانی

تقریظات وتائیدات

مولانا مفتی غلام قادر نعمانی مدظلہ

استاد و مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا مفتی عبداللہ شاہ مدظلہ

استاد و مفتی دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

مولانا مفتی مختار اللہ حقانی مدظلہ

استاد و مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

موبائل فون
کے
شرعی احکام

قرآن وحدیث کی روشنی میں

موبائل سے پیدا شدہ مسائل اور شرعی احکامات

سوالات وجوابات کی صورت میں

(ایک دلچسپ اور فکر انگیز تصنیف)

مؤلف

مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:	موبائل فون کے شرعی احکام 84340
نام مصنف:	مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی: 0300-9350889
باراوّل:	2009ء/1430ھ
کمپوزنگ:	بلال احمد مزدور، (فون نمبر، 0333-9344787)
صفحات:	56
ناشر:	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ
تعداد:	1000

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کا پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ لسبیلہ چوک کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار راولپنڈی

☆ مکتبہ رشیدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

☆ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

☆ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی

☆ مکتبہ معارف محلہ جنگی پشاور

☆ مکتبہ علمیہ محلہ جنگی پشاور

اسکے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	مقدمہ ـــــــــ شاہ اورنگ زیب حقانی	۳
۲	پیش لفظ: ـــــــــ مولانا عبدالقیوم حقانی	۶
۳	تقریظ: ـــــــــ مفتی غلام قادر صاحب	۷
۴	تقریظ: ـــــــــ مفتی عبداللہ شاہ صاحب	۸
۵	تقریظ: ـــــــــ مفتی مختار اللہ حقانی صاحب	۹
۶	بذریعہ موبائل میت کی تصویر کھنچوانے کی شرعی حیثیت	۱۰
۷	موبائل فون پر گیم کھیلنا	۱۱
۸	رنگ ٹونز کے ذریعے اذان، قرأت، نعتیں، نظمیں لگانا	۱۴
۹	گھنٹی بجنے کی آواز میں قرآنی آیات وغیرہ سننا	۱۸
۱۰	گھنٹی بجنے کی آواز میں گانا سننا	۱۸
۱۱	میموری کارڈ کے استعمال کی شرعی حیثیت	۲۰
۱۲	میموری کارڈ میں قرآن کے شرعی احکام	۲۰
۱۳	تصاویر اور فلموں والے موبائل کے ساتھ نماز پڑھنا کا حکم	۲۳
۱۴	سکرین سیور پر کلماتِ مقدسہ کا حکم	۲۴
۱۵	سکرین سیور پر ذی روح کی تصاویر اور نماز پڑھنا	۲۴
۱۶	تصویر کھنچوانا اور فلم بنانا	۲۵
۱۷	لفظِ ہیلو کا استعمال جائز ہے یا نہیں	۳۰
۱۸	دورانِ نماز فون آئے تو کیا کیا جائے	۳۲
۱۹	ڈیوٹی یا تعلیمی اوقات میں فون سننے کا حکم	۳۴

Marfat.com

۲۰	دورانِ درس کال آجائے	۳۵
۲۱	کیا رنگ ٹونز پرندے کی آواز گانے کے حکم میں ہے؟	۳۶
۲۲	موبائل فون کے ذریعے چاند کی شہادت	۳۷
۲۳	انفارڈ اور بلوٹوتھ کے ذریعے فلم گانے وغیرہ منتقل کرنا	۳۷
۲۴	مسجد میں موبائل کھلا رہنا	۳۹
۲۵	غلط نمبر پر ایزی لوڈ اور اس کا استعمال	۴۰
۲۶	کیمرے والے موبائل کا استعمال اور نقصانات	۴۰
۲۷	موبائل کے ذریعے ٹی وی دیکھنا	۴۳
۲۸	مزاحیہ خاکوں اور ڈبنگو کے ویڈیو کلپس موبائل پر دیکھنا	۴۴
۲۹	موبائل سے نعتیں، نظمیں سننا	۴۴
۳۰	مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا	۴۵
۳۱	انتظار گاہ، ائرپورٹ وغیرہ پر موبائل چارج کا حکم	۴۵
۳۲	موبائل کے فری نمبر کے استعمال کا حکم	۴۷
۳۳	مِسڈ کالز کا حکم	۴۸
۳۴	اجنبیہ عورت سے گفتگو کا حکم	۴۹
۳۵	موبائل کال کانفرنس اور موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعہ نکاح	۵۰
۳۶	ایزی لوڈ اور بیلنس پر زکوٰۃ کا مسئلہ	۵۲
۳۷	ایزی لوڈ اور مسئلہ سود	۵۳
۳۸	موبائل میسجز کا حکم	۵۴
۳۹	قرآنی آیات واحادیث بذریعہ میسج بھیجنے کا حکم	۵۴
۴۰	اجلاس (میٹنگ) کے دوران فون سننے کا حکم	۵۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد !

دورِ حاضر ایک مشینی دور کہلاتا ہے ۔ روز روز نئے ایجادات ہو رہے ہیں ۔ قدیم ایجادات کے عکس و حلیے نئے عجیب و غریب شکلوں میں بدل دیئے گئے ۔ انسانی زندگی نے ان ایجادات کو تو قبول کرلیا مگر ساتھ ہی ہزاروں پیچیدہ اور لامحدود مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ ان ایجادات اور سہولیات کے وجود سے انسان کی زندگی جنت بن جاتی لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا ۔

بفضلہٖ تعالیٰ شریعت مطہرہ نے ہر دور کے مسائل کو نہ صرف بخوبی حل کیا بلکہ اسلامی سانچے میں اُتار کر اُمت کے سامنے پیش کیا ۔ انسانی عضاء کی پیوندکاری کا مسئلہ ہو یا ٹسٹ ٹیوب بے بی کا مسئلہ ہو ۔ جدید معاشیات ہو یا آلاتِ جدید کے احکامات ہو ان سب اُمور میں اُمت کے سرخیل علماء نے اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اُمت کی رہنمائی فرمائی اور مدلل انداز میں ان مسائل کو حل کرلیا ۔

موبائل فون بھی ان آلات جدیدہ میں سے ایک آلہ ہے ۔ چنانچہ اس کے ذریعے سے باتیں اور پیغام پہنچانے کی سہولت میں آسانی میسر ہوئی ۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک اور مرد سے لیکر عورتوں تک ہر عمر کے لوگوں کے پاس موبائل فون موجود ہے ۔ جہاں یہ ایک طرف خلق خدا کے لئے یہ سہولت ہے تو دوسری طرف اس کی جدیدیت ہمارے معاشرے اور قوم کے لئے فتنہ اور فساد کی جڑ ہے ۔ جو مسلم معاشرے

Marfat.com

کے اخلاقی بگاڑ میں گھناؤ نا کردار ادا کر رہا ہے۔

ویڈیو، گانے، فلم، عریاں، نیم عریاں تصاویر نیز ہر قسم کی فحاشی کے پھیلانے میں یہ آلہ سرفہرست ہے۔ایک مسلم نوجوان کے اخلاق کے لئے یہ آلہ زہرِ قاتل سے کم نہیں، جہاں تلاوت، نماز کے لئے وقت نہیں وہاں اس فحاش آلہ کے ساتھ قیمتی وقت برباد کرنے میں مسلسل کئی گھنٹے لگا دیتا ہیں۔صد افسوس کہ فلم بینی، تصویر کشی، ویڈیو بنانے گیمز پر وقت ضائع کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی تعمیری کام ہی نہیں رہا۔بقول شاعر

آ تجھ کو بتاؤں مین تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر وسناں اوّل طاؤس ورباب آخر

انہی موبائل، ڈی وی ڈی، ڈش اور وی سی آر کا کرشمہ ہے کہ آج ہمارا نوجوان طبقہ شکل وصورت، جسم وجامہ، عادات واطوار، غرض اٹھنا بیٹھنا میں اغیار کی تقلید کر رہا ہے۔ فقط نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔

وضع میں تم ہو نصارٰی تو تمدن میں یہود
دیکھ کر تجھ کو تو شرمائے ہنود

اللہ تعالیٰ اُمتِ مرحومہ کی حالت پر رحم فرمائے۔آمین

اس کے علاوہ موبائل فون نے ایسے اخلاق سوز واقعات رونما کئے ہیں کہ جس کے تحریر پر قلم لرزتا ہے۔موبائل کے ذریعے آشنائی اور بے غیرتی کے ہزاروں واقعات ہیں جس سے ہر کوئی واقف ہے۔

زیرِ مطالعہ رسالہ ''موبائل فون کے شرعی احکام'' موبائل فون کے صحیح استعمال

Marfat.com

کرنے کے متعلق کئی اہم فتاوٰی جات پر مشتمل رسالہ ہے۔ یہ اہم سوالات دارالافتاء جامعہ ابوھریرہ میں بھیجے گئے سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ ساتھیوں سے اس کے متعلق تذکرہ کیا تو انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اگر ان فتاوٰی کو مرتب کیا جائے اور رسالہ کی شکل میں اس کے اشاعت کی جائے تو عام مسلمان کے لئے بھی یہ کام باعثِ ہدایت ورہنمائی ہوگا۔ اس موضوع کے متعلق کسی کے ذہین میں اور سوالات ہوتو دارالافتاء جامعہ ابوھریرہ کے نام ارسال کردیں تاکہ آئیندہ ایڈیشن میں اضافہ ہوسکے نیز بندہ ان تمام اہل علم کا شکر گذار رہے گا۔ جو بندہ کو اپنی غلطی سے آگاہ کریں۔ آخر میں یہ ناانصافی ہوگئی کہ ان احباب کا شکریہ ادانہ کروں۔ جنہوں نے اس کارخیر کی اشاعت میں تعاون فرمایا، بالخصوص مولوی حبیب اللہ حقانی سلمہ اللہ، مولوی منیب الرحمٰن سلمہ اللہ ،مولوی فاروق سلمہ اللہ، جنہوں نے پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔ واجرھم علی اللہ۔

اللہ کریم احقر کی اس معمولی سی کاوش کو قبولیت سے نوازے، احقر، احقر کے والدین اور اساتذہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

شاہ اورنگ زیب حقانی

مدرس وناظم تعلیمات جامعہ ابوھریرہ

۹ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوۃ والسلام علی خاتم الرسالہ۔ امابعد!

حضرت مولانا مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی جید عالم دین، لائق مدرس، قابل مفتی اور بہترین مضمون نگار ہیں۔ موبائل فون سے متعلق جدید ترین مسائل کے بارے میں موصوف نے جو کچھ لکھا یقیناً قابل ستائش وتحسین ہے۔ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب، حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی اور حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب کے معائنہ اور تصدیق کے بعد فقہی مسائل کی صحت اور ثقاہت کے بارے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ کریم اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمادیں اور قارئین کے لئے نافع اور موصوف کو مزید دینی، علمی اور تحقیقی کام کی توفیق نصیب ہو۔

آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

عبدالقیوم حقانی

۲۲ اگست ۲۰۰۹

بمطابق ۲۸ شعبان ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

تقریظ:۔ اُستادِ مکرم حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب مدظلہ

مفتی و مدرس ونگران شعبہ تخصص والافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ امابعد !

دنیا روز بروز جتنی ترقی کرتی ہے، اسی کے ساتھ روزمرہ کے نت نئے مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ موبائل فون بھی سائنسی ایجادات وترقیات کا ایک نیا ایجاد ہے اور اب تو ہر چھوٹے بڑے کے پاس اس کا ہونا لازم ہوگیا ہے بلکہ ایک قسم کی ضرورت بن گئی ہے۔ اب اس کے ساتھ بھی اہم شرعی وفقہی مسائل کا ایک نیا باب وجود میں آیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی صاحب ایک جید عالم، فاضل، مفتی اور مدرس ہیں۔ جامعہ ابوہریرہ کے دارالافتاء کے نگرانِ اعلیٰ بھی ہیں۔ انہوں نے اس اہم موضوع سے متعلق اہم فقہی مسائل حل کئے ہیں اور مستند فتاویٰ جات کو نہایت حزم واحتیاط کے ساتھ مدلل انداز میں جمع کئے ہیں، جو وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہی ہے، جس کے پاس بھی موبائل ہے تو اس کے لئے اس کتاب سے استفادہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازے اور مزید دینی خدمات کی توفیق مرحمت فرماویں۔

غلام قادر عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۰۹/۰۷/۲۵

Marfat.com

تقریظ: استاد مکرم حضرت مولانا مفتی سید عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم

استاد حدیث ونگران دارالافتاء، دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد !

موجودہ دور میں جدید آلات سے گوناگوں مسائل پیدا ہوئے ہیں جن سے عوام اور کم علم لوگوں کے لئے بے حد پریشانیاں پیدا ہوئی ہے۔ اسی سلسلہ میں موبائل فون کی ایجاد سے بھی بیشمار مسائل رونما ہوئے ہیں۔ جنکے حل کرنے کے لئے برادرِ محترم مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی نے نہایت محتاط انداز میں قلم اُٹھا کر ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ کتاب ''موبائل کے شرعی احکام'' عوام اور خواص کے لئے یکساں مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کے اس تالیف اور دیگر تالیفات وتصنیفات کو قبول فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

عبداللہ شاہ عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۰/۰۷/۰۹

Marfat.com

تقریظ: اُستادِ مکرم حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی مدظلہٗ مفتی و مدرس ونگران شعبہ تخصص والافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ امابعد !

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے قیامت تک کے انسانوں کی فلاح وکامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے عہدِ قدیم سے لے کر عصرِ حاضر تک جتنے بھی جدید مسائل پیدا ہوئے۔ علماءِ امت اور فقہاءِ عظام نے اس کے حل کو قرآن وسنت اجماعِ امت اور تعاملِ امت کو ملحوظِ نظر رکھ کر اس کا صحیح حل امت کے سامنے پیش کیا۔

ٹیلی فون اور موبائل فون سے بھی نت نئے مسائل نے جنم لیا مثلاً، تصویر کشی، گیم کھیلنا، گانے بجانے رنگ ٹونز کے طور پر استعمال کرنا، نماز میں موبائل بند کرنا وغیرہ، انہیں مسائل کو برادر مکرم مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی حفظہ اللہ نے فتاویٰ جات اور فقہی کتب سے نہایت مدلل اور تحقیقی انداز میں حل فرما کر موبائل فون کے صارفین پر احسان فرمایا ہے۔ موبائل فون کے ہر استعمال کرنے والے پر اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اللہ کریم مفتی صاحب کی اس کاوش کو امتِ مسلمہ کے لئے نافع اور ان کے لئے ذریعے نجات بنائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین

مختار اللہ عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

19 اگست 2009ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بذریعہ موبائل تصویر کھنچوانے کی شرعی حیثیت :

س : موبائل فون کے ذریعے میّت کی تصویر اُتارنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج : انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہوتا ہے، بالخصوص جب حالتِ نزع شروع ہو جائے تو رحمتِ خداوندی کی احتیاج اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ یٰسین آسانی کے لئے تلاوت کی جاتی ہے۔ رحلت کے بعد میّت کے اعمال کا انقطاع ہو جاتا ہے۔ میت کی حالت نہایت قابلِ رحم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا تلاوت اور دُعائیں دینے کا موقع ہوتا ہے۔ تصویر سازی خواہ کیمرے کے ذریعہ ہو یا موبائل یا ویڈیو فلم کے ذریعہ ہر حال میں ممنوع ہے۔ رحمتِ خداوندی کے دروازے بند کرنے کا ذریعہ ہے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ اس لئے میت کی تصویر کشی سے اجتناب کیا جائے۔ نیز اگر میت نے تصویر سازی کی وصیت کی ہو تو یہ گناہ ہے اور اگر اس پر عمل کیا گیا تو اس کا عذاب میت کو پہنچے گا اور تصویر اُتارنے والا بھی گنہگار ہوگا۔

عن عبداللہ بن مسعودؓ قال سمعتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اَلْمُصَوِّرُوْنَ ۔(الصحیح البخاری ج:۲،ص: ۸۸۰)

وِلِأَجْلِ ذَالِكَ قَالَ صَاحِبُ الْقَاهِرَةِ اَنَّ حُرْمَةَ التَّصَاوِيرِ مُتَوَاتِرَةٌ۔

(امداد الاحکام، ج:۶،ص:۳۸۲)

Marfat.com

ترجمہ : قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اللہ کے ہاں تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ یہی وجہ ہے صاحبِ قاہرہ نے کہا ہے کہ تصاویر کی حرمت متواتر ہے۔

س : موبائل فون کی تصویر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج : موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور کھنچوانا اور محفوظ رکھنا تصویر کے حکم میں ہے اور یہ فعل شرعاً ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق (مدرس جامعۃ الرشید) تحریر فرماتے ہیں :

موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور اس کو محفوظ کرنا، پھر خود دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا یہ عمل بھی شرعاً جائز نہیں۔ اس میں تصویر کشی کا گناہ الگ ہے جو کہ حرام ہے، پھر تصویر دیکھنا دکھانا بھی ناجائز ہے۔ نیز اس کے ذریعہ خواتین کی تصویر کشی کر کے مزید گناہ کا بوجھ اپنے سر لیا جاتا ہے۔ اس لئے تصویر کشی کے بارے میں وارد شدہ وعیدوں کو سوچ سمجھ کر اس ناجائز عمل سے بچنا لازم ہے۔

(ڈیجیٹل تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص: ۱۶۴)

نیز تصویر کی حرمت احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے اور اُمت کا اس پر اجماع ہے۔ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ اخرجه الشيخان۔

(امداد الاحکام، ج: ۶، ص: ۳۸۲)

موبائل فون پر گیم کھیلنا :

س : موبائل پر گیم کھیلنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا بچوں کے لئے موبائل یا دوسری گیم کے آلات پر گیم کھیلنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

ج : موبائل کی افادیت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن موبائل فون

Marfat.com

نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کافی ترقی کی ہے۔ ہر روز بازار میں نئے ماڈل کو لانچ کیا جارہا ہے۔ موبائل فون ضرورت کے بجائے فحاشی اور لہو ولعب کا ایک مجموعہ بن گیا ہے۔ ان لہویات میں موبائل فون کے ذریعے گیم کھیلنا بھی شامل ہے۔

شریعت اُس کھیل کی اجازت دیتی ہے جس میں جسمانی ورزش ہو۔ بندہ کو ذکرِ الٰہی اور نماز سے غافل نہ کرے۔ نیز جس میں عریانیت تک کی نوبت بھی نہ ہو۔ موبائل گیم میں نہ کوئی دینی اور نہ کوئی دنیاوی فائدہ ہے، بلکہ فقط ضیاعِ وقت ہے۔ بعض گیم خود بھی ایک ناجائز عمل ہے اور تصویر کے ساتھ یہ عمل اور بھی قبیح بن جاتا ہے۔ گیم خواہ موبائل پر ہو، ویڈیو گیمز ہو یا اور کسی ذریعہ سے ہو، جو عموماً تفریح اور لطف اندوزی کے لئے کھیلا جاتا ہے، ہرگز جائز نہیں ہے۔ مولانا مفتی احسان اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :

ناجائز چیزوں سے لذت حاصل کرنا بھی شرعاً حرام ہے بلکہ بعض فقہاء نے کفر تک لکھا ہے۔ (ڈیجیٹل تصویر اور سی ڈی کی شرعی احکامات ص:۹۹)

بچوں کے لئے اگرچہ فی نفسہٖ اجازت ہے لیکن بچے اسلامی معاشرے اور اسلامی اقدار کا سرمایہ ہیں اور ہمارے مستقبل کے محافظ ہیں۔ بچوں کو ایسی راہ پر ڈالنا چاہئے اور ایسی تعلیم سے آراستہ کرنا چاہئے جس سے خود بچوں کا بھی مستقبل سنور جائے اور معاشرے کے لئے بھی امن، سلامتی، دیانت اور خلوص کا پیغام لائے۔

گیم خواہ موبائل کے ذریعے ہو یا ویڈیو یا دوسرے آلات کے ساتھ بچوں کے تعلیمی وقت کو ضائع کرتا ہے۔ بعض گیمز میں ناچنا اور عریاں تصاویر ہوتی ہیں، جو بچوں کے ذہن کو بچپن سے فحاشی اور بداخلاقی کی طرف مائل کرتی ہیں، جبکہ بعض گیمز میں

Marfat.com

بندوق پستول کا استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی بچوں کے ذہن میں فساد، جنگ و جدال کی تخم ریزی کا ذریعہ ہے۔ بچپن میں ان چیزوں سے واسطہ اور انہماک بچوں کو پڑھائی اور کتاب سے دور رکھتا ہے اور پڑھائی سے بے رغبتی کا ذریعہ بنتا ہے۔ لہٰذا بچوں کو ہاتھ میں کتاب، اور تعلیم و تربیت سے متعلق اشیاء دینے چاہئیں۔ بچپن میں ان بیہودہ اشیاء میں بچوں کو مبتلا کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں :

كُلَّ لَعِبٍ وَ عَبَثٍ .... حَرَامٌ۔ (رد المختار، ج:۹، ص:۵٦٦)

ہر وہ کام جس کی غرض صحیح نہ ہو اور لایعنی چیزیں حرام ہیں۔

مسلمان ہر اُس کام سے اجتناب کرے گا جو بے فائدہ اور لایعنی ہو۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔

(فتاوٰی رحیمیہ ج:۱۰،ص:۳۲٦)(جمع الجوامع ج:٦،ص:۳۹۳)

ترجمہ : انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں فائدہ نہ ہو۔

س : موبائل فون میں گیم لوڈ کرنا ازروئے شرع کیسا ہے؟

ج : موبائل فون میں گیم لوڈ کرنا اور کھیلنا درست نہیں ہے لایعنی اور فضول کام ہے۔ بالخصوص جبکہ تصاویر بھی ہوں، تو قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ گیم لوڈنگ پر پیسوں کا خرچ اسراف ہے جس کے متعلق روزِ قیامت میں پوچھا جائے گا کہ ایک بے ہودہ عمل میں روپے کیوں خرچ کیئے۔ نیز یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ کے کام پر جس طرح اُجرت دینا حرام ہے، اسی طرح لینا بھی حرام ہے۔ علامہ مرغینانیؒ تحریر فرماتے ہیں :

Marfat.com

وَ لَا یَجُوْزُ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْغِنَاءِ وَ النَّوْحِ وَ کَذَا سَائِرَ الْمَلَاهِی لِاَنَّہٗ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَّۃِ وَ الْمَعْصِیَّۃُ لَا تَسْتَحِقُّ بِالْعَقْدِ۔

(ہدایہ، ج:۳، ص:۳۰۱، مکتبہ رشیدیہ چارسدہ)

ترجمہ : اور جائز نہیں اجارہ لینا گانے اور نوحہ کرنے پر اسی طرح دیگر ملاہی پر کیونکہ یہ معصیت پر اجارہ ہے اور معصیت کا استحقاق عقد سے درست نہیں ہوسکتا۔

رنگ ٹونز کے ذریعے اذان، قرآن، نعتیں، نظمیں لگانا :

س : موبائل فون پر اذان، قرآنی آیات، نعتیں، نظمیں اور دوسرے ذکر اور دُعائیہ کلمات بطورِ رنگ ٹونز کے لگانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج : موبائل فون کا استعمال ایک ضرورت ہے۔ مرد وخواتین تقریباً ہر عمر کے لوگوں کے پاس موجود ہیں اور اس کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ بعض لوگ رنگ ٹونز پر کال آنے کی اطلاع واعلام کے لئے رنگ ٹونز کی جگہ اذان، قرانی آیات، نعت یا نظم لگاتے ہیں، ان کا شرعی حکم یہ ہے کہ اذان، قرآنی آیات، نعت اور نظم جو ذکر اللہ پر مشتمل ہوں، بطورِ رنگ ٹونز کے درجہ ذیل وجوہ کی بنا پر لگانا جائز نہیں ہیں :

۱) رنگ آتے ہی اذان یا آیت کی آواز شروع ہوجاتی ہے، اگر موبائل والے نے موبائل نہیں اُٹھایا اور اذان یا آیت طویل ہو تو درمیان میں انقطاع لازم آتا ہے جو کہ بے ادبی ہے۔

۲) اکثر موبائل والے موبائل اُٹھاتے ہیں تو درمیان میں انقطاع آتا ہے جو کہ بے ادبی ہے۔ آیت ختم ہونے تک انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔

۳) کال کرنے والا اگر مِسڈ کال کرتا ہے تو اس صورت میں بھی آیت درمیان

Marfat.com

میں کٹ جاتی ہے جو کہ بے ادبی سے خالی نہیں ہے۔

۴) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی باتھ روم یا استنجاء خانہ میں ہوتا ہے، موبائل پر وہیں کال آنے پر قرآن مجید کی آیت، اذان یا نعت اور ذکر اللہ شروع ہو جاتا ہے، یہ حد درجہ کا استخفاف اور اہانت ہے۔ فقہائے کرام نے نجاست اور گندگی کی جگہوں میں قرآن مجید پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے۔

''وَ یُکْرَہُ اَنْ یَّقْرَأَ فِی الْحَمَّامِ لِاَنَّہٗ مَوْضِعُ النِّجَاسَاتِ وَ لَایَقْرَأُ فِیْ بَیْتِ الْخَلَاءِ کَذَا فِیْ فَتَاوٰی قَاضِی خَان''۔ (ہندیہ ج:۵،ص:۳۱۶)

ترجمہ: اور حمام میں قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ حمام گندگیوں کی جگہ ہے اور بیت الخلاء میں بھی پڑھنا مکروہ ہے۔

۵) موبائل میں کلماتِ مقدسہ لوڈ کرنا بمنزلہ گراموفون کے ہیں۔ موبائل کی (سافٹ ویئر یا ہارڈ ڈسک) پر یہ کلمات محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔ اسی موبائل میں بے شمار فحش عریاں، نیم عریاں تصاویر، گانے اور فلم بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر آلۂ لہو ہونے کی بناء پر قرآنی آیات کا استخفاف لازم آتا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں:

''گراموفون سے قرآن مجید کا سننا جائز نہیں کیونکہ یہ تلہی بالقرآن ہے جو جائز نہیں''۔ (امداد الاحکام ج:۴،ص:۳۸۱)

۶) رنگ ٹونز کی آواز کال آنے کی اطلاع کے لئے ہے۔ قرآن مجید کی آیت، اذان، نعت، نظم اور بسم اللہ اگر ''تذکیر لذکر اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی یاددہانی کے لئے ہوں، تو جائز ہے یا نفسِ ذکر کی خاطر اگر آواز ان پر

Marfat.com

بلند کی جائے تو گنجائش ہے لیکن موبائل کی گھنٹی سے غرض اعلام اور خبرداری ہے، کیونکہ قاعدہ ہے: ''اَلْاُمُوْرُ بِمَقَاصِدِهَا'' ۔(الاشباہ والنظائر ج:۱،ص:۱۱۰/۱)

(احکامات کا اجراء اُن کے مقاصد پر موقوف ہے۔

نیز حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ تحریر فرماتے ہیں :

اَلْاُمُوْرُ بِمَقَاصِدِهَا يَعْنِي اَلْحُكْمُ الَّذِيْ يَتَرَتَّبُ عَلٰى اَمْرٍ يَكُوْنُ عَلٰى مُقْتَضٰى مَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ مِنْ ذٰلِكَ الْاَمْرِ۔ (معین القضاۃ والمفتیین ص:۴)

ترجمہ : احکامات کا اجراء اُن کے مقاصد پر موقوف ہے یعنی کسی کام کے اوپر جو حکم مرتب ہوتا ہے وہ حکم اُس کام کے مقصود کے تقاضا کے مطابق ہوگا۔

فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ ذکر اللہ، کلماتِ مقدسہ اور قرآنی آیات کو اعلام اور خبرداری کے لئے استعمال کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ حضرت تھانوی فرماتے ہیں :

فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ تاجر کا فتح متاع (فروخت کے لئے تجارتی سامان گاہک کو دِکھانے کے وقت) یا ترویج سلعہ یا ترغیب مشترین (اپنے سامان کو چلتا کرنے کے لئے) درود شریف پڑھنا یا پاسبان کا سونے والوں کو جگانے کے لئے تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) پر جہر کرنا درست نہیں ہے۔

(امداد المفتیین ص:۱۰۱۱)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے : مَنْ جَاءَ اِلٰى تَاجِرٍ يَشْتَرِيْ مِنْهُ ثَوْبًا فَلَمَّا فَتَحَ التَّاجِرُ الثَّوْبَ سَبَّحَ اللّٰهَ تَعَالٰى ، صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِهٖ اِعْلَامُ الْمُشْتَرِيْ جُوْدَةَ ثَوْبِهٖ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ، هٰكَذَا فِي الْمحيط ۔(ہندیہ ج:۵،ص:۳۸۹)

Marfat.com

ترجمہ : اگر گاہک تاجر کے پاس کپڑا خریدنے کے لئے آیا جب تاجر نے کپڑا کھولا تو سبحان اللہ پڑھا اور درود شریف پڑھا جبکہ اس کا مقصد گاہک کو کپڑے کی عمدگی پر آگاہ کرنا ہے تو یہ مکروہ ہے محیط میں اسی طرح مذکور ہے۔

اسی طرح علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں :

وَ قَدْ كَرِهُوا "وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ" وَنَحْوِهِ لِاِعْلَامِ خَتْمِ الدَّرْسِ اَمَّا اِذَا لَمْ يَكُنْ اِعْلَامًا بِانْتِهَائِهِ لَا يُكْرَهُ اِلٰى قَوْلِهِ وَ اِذَا قَالَ الْحَارِسُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ نَحْوِهِ لِيَعْلَمَ بِاسْتِيْقَاظِهِ فَلَمْ يَكُنِ الْمَقْصُوْدُ الذِّكْرُ۔

(شامی ج ۵ ص ۳۸۱) (فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۳۳۷)

ترجمہ : اور علماء نے "واللّٰہ اعلم" اور اسی طرح دوسرے کلمات اختتامِ درس کی خبرداری کی غرض سے کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے اگر خبرداری کے لئے نہیں کہا ہو تو پھر جائز ہے، اسی طرح چوکیدار لا الہ الا اللہ وغیرہ کلمات دوسروں کو اپنی بیداری کی تنبیہ دینے کے لئے کہتا ہے یہ بھی مکروہ ہے کیونکہ ایسے موقع پر ذکر مقصود نہیں ہوتا۔ اسی طرح علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں

وَ كَذَا الْحَارِسُ اِذْ قَالَ فِي الْحَرَاسَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لِاَجْلِ الْاِعْلَامِ بِاَنَّهُ مُسْتَيْقِظٌ۔ (الاشباہ والنظائر ج ۱ ص ۱۱۶)

ترجمہ : اسی طرح چوکیدار کا ڈیوٹی کے وقت لا الہ الا اللہ اسی غرض سے کہنا کہ میں بیدار ہوں یہ مکروہ ہے۔

اسی وجہ سے موبائل فون پر قرآن مجید کی آیات، اذان، کلماتِ مقدسہ، نعت اور نظمیں بطورِ رنگ ٹونز کے لگانا ازروئے شرع جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

گھنٹی بجنے کی آواز میں قرآنی آیات وغیرہ سننا :

س : آج کل لوگ اپنے موبائل میں آنے والی گھنٹی کے بجنے کی آواز میں قرآنی آیات یا اذان، نظم و نعت کو محفوظ کرتے ہیں، جو بھی رنگ کرتا ہے، کان میں آیت، اذان، نظم یا نعت سنائی دے گی کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج : موبائل میں ایسی گھنٹی لگانا جو کال کرے تو کال پہنچتے ہی کان میں آیت، اذان، نظم اور نعت کی آواز آنی شروع ہو جائے درست نہیں، کیونکہ یہ موقعہ اعلام اور خبرداری کا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے :

"اَلْاُمُوْرُ بِمَقَاصِدِهَا" ۔(الاشباہ والنظائر ج:۱،ص:۱۱۳)

ترجمہ: احکامات کا اجراء اُن کے مقاصد پر موقوف ہے۔

کال کرنے والے کو کال پہنچنے کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ اعلام و خبرداری کے موقع پر کلماتِ مقدسہ، درود شریف، آیات، احادیث، اذان کو فیڈ کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر ذکر اللہ "تذکیر" یا ذکر کے لئے نہ ہو، اپنے سامانِ تجارت کو فروخت کرنے یا اعلام یعنی خبرداری کے لئے ہو تو جائز نہیں ہے۔ (دلائل اس سے پہلے سوال میں مذکور ہیں۔)

گھنٹی بجنے کی آواز میں گانا سننا :

س : بسا اوقات جب کسی کے ساتھ رابطہ کی ضرورت پڑتی ہے تو موبائل

Marfat.com

سے یا عام فون سے ضرورتمند اُس کا نمبر ملاتا ہے، نمبر ملاتے ہی رابطہ کی صورت میں گانے کی آواز سنائی دیتی ہے، بلا ارادہ یہ گانا سُننا گناہ میں شامل ہے یا نہیں؟ اور اپنے موبائل میں اس طرح گانا فیڈ کرنا کیسا ہے؟

ج : جس نے بھی اپنے موبائل پر گانا فیڈ کیا ہو، اگر ضرورت پڑ جائے اور رابطہ ضروری ہو تو اس صورت میں غیر ارادی طور پر گانا سننا گناہ نہیں، البتہ جس نے گانا فیڈ کیا ہے وہ گناہگار ہے، کیونکہ دوسرے لوگوں کی کانوں تک آوازِ خبیثہ اور حرام کے پہنچانے کا سبب وہی ہے۔

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں :

وَاِسْتِمْتَاعُ ضَرْبِ الدُّفِ وَالْمِزْمَارِ وَغَيْرَ ذَالِكَ حَرَامٌ۔ (شامی:٩/٥٦٦)

ترجمہ: دَف اور گانا بجانا وغیرہ سننا حرام ہیں۔

نیز موبائل میں اس طرح کے پروگرام کے اجراء پر بیلنس سے ماہانہ کٹوتی بھی ہوتی ہے جو کہ اسراف بھی ہے اور حرام چیز پر آمدنی کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

علامہ مرغینانیؒ فرماتے ہیں :

وَلَا يَجُوزُ الْاِسْتِيْجَارُ عَلَى الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَكَذَا سَائِرِ الْمَلَاهِيْ لِاَنَّهٗ اِسْتِيْجَارٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْمَعْصِيَةُ لَا تَسْتَحِقُّ بِالْعَقْدِ۔ (ہدایہ:٣/٣٠٣)

ترجمہ: اور جائز نہیں اجارہ لینا گانے اور نوحہ کرنے پر اسی طرح دیگر ملاہی پر کیونکہ یہ معصیت پر اجارہ ہے اور معصیت کا استحقاق عقد سے درست نہیں ہوسکتا۔

البتہ بلا ضرورت ایسا نمبر ڈائل کرنا درست نہیں ہے اور نہ بقصد گانا سُننا مِسڈ کالز دینا درست ہے بلکہ ایسے لوگوں کے ساتھ برائے تنبیہ قطع تعلق کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

میموری کارڈ کے استعمال کی شرعی حیثیت :

س : موبائل فون میں ایک چھوٹا سا آلہ لگایا جاتا ہے جس کو میموری کارڈ کہا جاتا ہے۔اس کارڈ میں سورتیں، نعتیں، گانے، باتصویر گانے، فلم اور نیم عریاں فحش تصاویر ہوتی ہیں۔آدمی جب چاہے اور جو آواز سننا چاہے سُن سکتا ہے۔گانے اور فلم بھی دیکھ سکتا ہے۔کیا ایسے آلہ سے قرآن سُننا جائز ہے؟

ج : موبائل فون میں میموری کارڈ کے ذریعہ قرآن مجید لوڈ کرنا اور سُننا دونوں جائز نہیں کیونکہ میموری کارڈ آلہ لعب وتلہی ہے۔اس سے قرآن سُننا تلہی بالقرآن ہے، جو کہ حرام ہیں۔گانا، فلم اور تصاویر کی حرمت تو اظہر من الشّمس ہے۔شرعاً اس کی گنجائش نہیں ہے۔

میموری کارڈ میں قرآن کے شرعی احکام :

س : موبائل فون کی اپنی میموری میں قرآن مجید مکمل محفوظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح میموری کارڈ میں بھی قرآن مجید مکمل طور پر محفوظ کیا جاتا ہے۔شرعاً موبائل اور میموری کارڈ میں قرآن مجید لوڈ کرنا کیسا ہے؟ کیا بیت الخلاء جاتے وقت ایسے موبائل کا لے جانا درست ہے؟ بے وضوء اس کا چھونا کیسا ہے؟ کیا ایسے موبائل سے تلاوت کرنے پر تلاوت کا ثواب ملتا ہے؟

ج: موبائل فون ضرورت کا ایک آلہ ہے اور قاعدہ ہے کہ اَلضَّرُوْرَاتُ تُقَدَّرُ بِقَدْرِهَا۔ (شرح المجلة للاتاسی، ج:۱،ص:۵۶) ضروری چیز کو بقدرِ ضرورت استعمال میں لانا چاہئے۔آج کل موبائل فون نے زیادہ تر فحاشی، فلم اور گانے بجانے کے ایک آلے کی

Marfat.com

حیثیت اختیار کی ہے۔ ایسا آلہ جو عرفاً تلہی کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس سے قرآن مجید سننا تلہی بالقرآن ہے۔

اگر موبائل کی ذات پر نظر کی جائے تو من حیث الآلہ ضرورت اور برائے رابطہ ہونے کی اس کی ذات آلہ لہو نہیں ہے لیکن عوارض کو دیکھا جائے اور عُرف پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا استعمال ضرورت سے زیادہ بے جا اُمور فلم بینی، گانا سننے اور تصویر بینی میں ہوتا ہے۔ اس لئے سادہ قسم کا موبائل تو درجۂ ضرورت میں ہے۔ کیمرہ، میموری کارڈ والے جدید قسم کے موبائل از روئے عرف وحقیقت آلاتِ لہو میں شمار ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے موبائل میں قرآن مجید محفوظ کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر موبائل سے تقریریں یا نظمیں سننی ہیں اور دوسری ناجائز اشیاء اس میں نہ ہوں تب بھی علماء نے ایسے آلات کے ذریعے نعت وغیرہ سننے کے لئے دو شرطیں ذکر کی ہیں۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

۱) یہ کہ وہ کسی حرام کی طرف مفضی نہ ہو مثلاً نماز وغیرہ سے غفلت نہ ہو، اور اس کے فعل سے عوام مطلقاً گراموفون کی ہر آواز سننے پر استدلال نہ کریں جبکہ یہ شخص عوام میں دیندار یا دینداروں کا خاص متعلق شمار ہوتا ہے۔

۲) دوسرے یہ کہ اصواتِ مباحہ کے سننے میں نیت محض تلہی کی نہ ہو بلکہ کوئی غرضِ صحیح ہو، ورنہ مکروہ وخلافِ اولیٰ ہوگا۔ (امداد الاحکام ج:۶ ص:۳۸۱)

آج کل تو موبائل فون پر ٹیلی ویژن اسٹیشن بھی دکھائے جاتے ہیں۔ اس صورت میں موبائل کا حکم مثل ٹیلی ویژن کے ہے کہ ٹیلی ویژن سے دینی پروگرام اور تلاوت سننا۔ نیز گھر میں رکھنا جائز نہیں، اسی طرح موبائل کے

Marfat.com

ذریعے بھی پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے۔

۲) اگر موبائل کی اسکرین پر کلماتِ مقدسہ نہ ہوں تو بیت الخلاء میں لے جانے کی گنجائش ہے، اگر سکرین پر اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ہو یا کلمہ طیبہ یا آیت شریف ہو تو کھلا چھوڑ کر بیت الخلاء میں لے جانا استخفاف اور اہانت ہے جو کہ ناجائز اور خلافِ ادب ہے۔ ایسے موبائل کو بند کر کے بیت الخلاء میں جانا چاہئے۔

فَلَوْ نَقَشَ اِسْمُهٗ تَعَالٰی اَوْ اِسْمُ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَ الْفَصَّ فِیْ کُمِّہٖ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ۔ (شامی: ج:۵، ص:۵۱۹)

ترجمہ : اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک نقش ہو تو بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت مستحب یہ ہے کہ آستین میں چھپایا جائے۔

۳) بے وضوء ایسے موبائل کا مس کرنا جائز ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے حکم میں نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید کی تعریف حضرات علماءِ اُمت سے یوں منقول ہے :

فَالْقُرْآنُ اَلْمُنَزَّلُ عَلَی الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامِ اَلْمَکْتُوْبُ فِی الْمَصَاحِفِ اَلْمَنْقُوْلُ عَنْهُ نَقْلًا متواترًا بِلا شبهةٍ۔ (منار متن نور الانوار، ص:۴۲)

پس قرآن وہ ہے جو رسول اللہ علیہ السلام پر اُتارا گیا ہے صحیفوں میں لکھا گیا ہے اور شارع علیہ السلام سے متواتر بلاشبہ نقل کیا گیا ہے۔

اس تعریف سے ثابت ہوتا ہے کہ موبائل یا میموری کارڈ میں محفوظ نقوش قرآن کے حکم میں نہیں ہیں۔ اس لئے اس کو بلا وضوء مس کرنا جائز ہے۔

84346

Marfat.com

لیکن جب موبائل پر قرآن مجید کے حروف نظر آرہے ہوں تو پھر مستبین ہونے کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ بلا وضوء مس کرنا جائز نہیں ہے۔

۴) موبائل فون میں محفوظ قرآن مجید پر قرآن کی تعریف صادق نہیں آتی اور نہ اس کو قرآن مجید کہا جاتا ہے۔ اس پر تلاوت قرآن کا ثواب نہیں ملتا۔ اگر دورانِ سفر کسی کے ساتھ ایسا موبائل ہو تو اس کے بجائے جتنی سورتیں یاد ہوں، اُن کی تلاوت کرنی چاہئے، دوسرے اَوْراد اور ذکر میں مشغول رہنا چاہئے، ایسے آلات میں دوسرے ناجائز پروگرام زیادہ اور اکثر ہونے کی وجہ سے آلہ تلہی ہونا ثابت ہے۔ بنا برایں یہ شعائر دینیہ کی توہین ہے اور ثواب کا کام نہیں ہے، اگر ثواب اور تلاوت کا زیادہ ذوق ہو تو قرآن مجید سے تلاوت کی جائے جو باعثِ اجر وثواب ہے۔ البتہ دیگر ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کرتے ہوئے موبائل سکرین کو دیکھتے ہوئے اپنی زبان سے تلاوت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

تصاویر اور فلموں والے موبائل کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم :

س : ایسا موبائل جس میں ذی روح اشیاء کی تصاویر ہوں یا فلم، گانے وغیرہ فیڈ کر لئے گئے ہوں، ایسے موبائل کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج : موبائل فون میں ذی روح کی تصاویر، فلم اور گانے اس طرح محفوظ ہوتے ہیں کہ کھولنے کے بغیر نہیں کھلتے ہیں، اور یہ پروگرام بند رہتے ہیں۔ اسکرین پر تب ظاہر ہو جاتے ہیں جب کھولا جائے۔ عموماً نماز کے دوران چونکہ موبائل بند ہوتا

Marfat.com

ہے، اس لئے ایسے موبائل کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔

سکرین سیور پر کلماتِ مقدسہ :

س : موبائل کی اسکرین سیور پر کلمہ طیبہ، بسم اللہ، یا آیت شریف یا بیت اللہ شریف کی تصویر کو اس طرح محفوظ کرنا کہ ہر وقت سکرین پر موجود ہو کیسا ہے؟

ج : موبائل کی اسکرین پر فی نفسہ کلماتِ مقدسہ کو محفوظ کرنا درست ہے، لیکن اکثر اوقات بیت الخلاء میں جاتے وقت بھی سکرین پر ہوتے ہیں، اس لئے خلافِ ادب ہے۔

علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں :

فَلَوْ نَقَشَ اِسْمُہٗ تَعَالٰی اَوْ اِسْمُ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِسْتُحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَ الْفَصَّ فِیْ کُمِّہٖ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ ۔ (شامی ۹/۵۱۹)

ترجمہ: اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک نقش ہو تو بیت الخلاء میں، اخل ہوتے وقت مستحب یہ ہے کہ آستین میں چھپایا جائے۔

سکرین سیور پر ذی روح کی تصاویر اور نماز پڑھنا :

س : ایسے موبائل کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے جس کے سکرین سیور پر ذی روح اشیاء یا فلمی تصاویر ہوں، یہ تصاویر عمومی اوقات میں سکرین پر موجود ہوتے ہیں؟ اسی طرح اگر یہ موبائل سامنے رکھا جائے تو نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج : موبائل کے اسکرین پر اگر ذی روح کی تصویر ہو تو دورانِ نماز ایسے موبائل کو بند رکھنا چاہئے، اگر ایسا موبائل نماز کے دوران کھلا ہو تو اس کے ساتھ نماز

Marfat.com

پڑھنا مکروہ ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَلُبْسَ ثَوْبٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ذِي رُوحٍ وَأَنْ يَكُوْنَ فَوْقَ رَأْسِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ بِحِذَائِهِ يُمْنَةً وَّ يُسْرَةً أَوْ مَحَلِ سُجُوْدِهِ۔ (شامی ج ۲، ص ۴۱۶)

ترجمہ: اور نماز کے دوران ایسا کپڑا پہننا مکروہ ہے جس میں ذی روح کی تصاویر ہوں سر کے اُوپر ہوں یا آگے یا دائیں جانب یا بائیں جانب مصلی کے برابر یا سجدہ کی جگہ پر تصویر ہوں یہ مکروہ ہے۔

تصویر کھنچوانا اور فلم بنانا :

س : موبائل پر تصویر اُتارنا، کھینچنا، فلم بنانا، گانے ریکارڈ کرنا کیسا ہے؟

ج: ذی روح اشیاء کی تصاویر کھینچنا، فلم بنانا گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث اور اجماعِ اُمت سے اس کی حرمت قطعی ثابت ہے۔ شرک کی ابتداء ہی تصویر سے ہوئی ہے۔ ابتداء میں شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کی بعض نیک اولاد کی مورتیاں اُن کے معتقدین پر بنوائی۔ بعد میں ان کی مورتیوں کو عبادت گاہوں کو منتقل کرنے کا وسوسہ ڈالا۔ جب نیک لوگوں کی مورتیاں عبادت گاہوں میں منتقل ہوگئیں تو پھر ان مورتیوں اور بتوں کی عبادت کا مشورہ دے دیا اور یوں شرک کا آغاز ہوا۔

صحیحین کی روایت ہے :

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْمُصَوِّرُوْنَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ : قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اللہ کے ہاں تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ)

Marfat.com

چونکہ تصویر سے شرک کی ابتداء ہوئی ہے، اس لئے جرم سنگین ہونے کی وجہ سے عذاب بھی سخت ہوگا۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا :

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَّذِیْنَ یُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (متفق علیہ)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

اسی طرح ارشاد فرمایا :

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَ لَا تَصَاوِیْرٌ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ : جس گھر میں کتے اور تصاویر ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ان روایات سے بہ آسانی معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کھینچنا، بنانا اور ساتھ رکھنا کتنا بڑا جرم ہے، اور کتنی سخت وعید ہے جو بندہ تصویر رکھتا ہے اور اپنے پاس محفوظ کرتا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں :

وَ فِی التَّوْضِیْحِ قَالَ اَصْحَابُنَا وَغَیْرُهُمْ تَصْوِیْرُ صُوْرَةِ الْحَیْوَانِ حَرَامٌ اَشَدَّ التَّحْرِیْمِ وَ هُوَ مِنَ الْکَبَائِرِ وَ سَوَآءٌ صَنَعَهٗ لِمَا یُمْتَهَنُ اَوْ لِغَیْرِهٖ فَحَرَامٌ بِکُلِّ حَالٍ لِاَنَّ فِیْهِ مُضَاهَاةً لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (عمدۃ القاری ج:۲۲،ص:۷۰)

ترجمہ : توضیح میں ہے کہ ہمارے فقہاء (احناف) اور دوسرے علماء نے

Marfat.com

بھی فرمایا ہے کہ جاندار کی تصویر حرام ہے اور اس کی شدید حرمت آئی ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ خواہ پامال اور ذلیل کرنے کے لئے بنائے جائے یا کسی اور مقصد سے۔ بہرحال حرام ہے، اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق کا مقابلہ ہے۔

اسی طرح متعدد روایات میں تصویر بنانے اور کھینچنے پر سخت وعید آئی ہے۔

دورِ حاضر میں زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ لوگ گناہوں پر اتنے جری اور دلیر ہوگئے ہیں کہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ تصویر کشی اور تصویر محفوظ رکھنا خواہ کیمرہ سے ہو یا موبائل سے ناجائز ہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ گانا ریکارڈ کرنا اور سننا قرآن وحدیث اور اجماعِ اُمت سے حرام ہے۔

سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ''۔ (لقمان:٦)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو ان باتوں کے خریدار بنتے ہیں جو غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اُڑا دے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِی الصَّهْبَاءِ الْبَكْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هُوَ يُسْاَلُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَة (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْغِنَاءُ وَاللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

Marfat.com

وَکَذَا قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ و عکرمة و سعید بن جبیر و مجاھد ومکحول و عمرو بن شعیب و علی بن بذیمه رحمه اللّٰہ تعالٰی۔ وقال الحسن البصری رحمه اللّٰه نزلت ھٰذة الایه (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ) فی الغناء والمزامیر ۔(تفسیر ابن کثیر ج:۳،۴۴۲۔۴۴۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما اور حضرت عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد مکحول، عمرو بن شعیب اور علی ابن بذیمۃ رحمھم اللّٰہ سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :

''یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اُتری ہے''۔

چنانچہ علامہ ابن عابدینؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ''۔(سورۃ لقمان:٦)

وَجَاءَ فِی التَّفْسِیْرِ اَنَّ الْمُرَادَ اَلْغِنَاءُ ۔(ردالمختار ج:۹،ص۵۰۲)

قَالَ الْحَصْکَفِیؒ وَفِی الْمِعْرَاجِ : وَ دَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ اَنَّ الْمَلَاھِیَ کُلَّھَا حَرَامٌ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ صَوْتُ اللَّھْوِ وَ الْغِنَاءِ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ النَّبَاتَ ۔(ردالمختار ج:٦،ص:۹۵۰۳)

کہ اس آیت میں ''لھو الحدیث'' سے مراد ''غناء'' یعنی گانا بجانا ہے۔ امام حصکفیؒ فرماتے ہیں معراج میں مذکور ہے: اس مسئلہ نے اس بات پر دلالت کی کہ گانا بجانا سب حرام ہیں، ابن مسعودؓ فرماتے ہیں بیہودہ آواز اور گانا بجانا نفاق کو دل میں اس طرح اُگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو اُگاتا ہے۔

Marfat.com

اسی طرح سورۃ الاسراء میں اللہ تعالیٰ نے گانا بجانے کو شیطانی آواز قرار دیا ہے۔ارشادِ ربانی ہے :

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ الاية۔ (الاسراء:۶۴)

''اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے''۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

وَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) قِيْلَ هُوَ الْغِنَاءُ قَالَ مُجَاهِدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاللَّهْوِ وَ الْغِنَاءِ اَىْ اِسْتَخِفَّهُمْ بِذٰلِكَ وَ قَالَ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَاسْتَفْزِزْ الخ) قَالَ كُلُّ دَاعٍ دَعَا اِلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ قَتَادَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاخْتَارَهٗ اِبْنُ جَرِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

(تفسیر ابن کثیر ج:۳،ص:۵۰)

اس آیت میں شیطانی آواز سے مراد گانا بجانا ہے۔امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس!) تو انہیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے، یہی قول حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے۔

اسی طرح متعدد روایات سے گانے کی حرمت ثابت ہے۔ارشاد مبارک ہے:

فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَ مَتٰی ذَالِكَ : قَالَ اِذَا ظَھَرَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

(جامع ترمذی)(احسن الفتاویٰ ج:۸،ص:۳۸۴)

اس اُمت پر یہ آفتیں آئیں گی: زمین میں دھنسنا، شکلوں کا مسخ ہونا، اور پتھروں کی بارش۔ایک صحابی نے دریافت فرمایا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا :

''جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دَور ہوگا، سرِ عام شراب نوشی ہوگی''۔

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

(قَوْلُهٗ اَوْ یُغْنِیْ لِلنَّاسِ) لِاَنَّهٗ یَجْمَعُ النَّاسَ عَلٰی اِرْتِكَابِ كَبِیْرَةٍ كَذَا فِی الْھِدَایَةِ وَ ظَاھِرٌ اَنَّ الْغِنَاءَ كَبِیْرَةٌ الخ۔

''لوگوں کے سامنے گانے والے کی شہادت قبول نہیں۔اس لئے کہ وہ لوگوں کوایک کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جمع کررہا ہے،ہدایہ میں اسی طرح ذکر ہے اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ گانا ایک کبیرہ گناہ ہے۔(احسن الفتاویٰ ج:۵،ص:۳۸۴)

لہٰذا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا،موبائل میں فیڈ کرنا،سننا اور دیکھنا قطعاً جائز نہیں ہے بلکہ حرام اور واجب الترک ہے۔

لفظِ ہیلو کا استعمال جائز ہے یا نہیں ؟

س : لوگ ٹیلیفون اور موبائل پر گفتگو کا آغاز لفظ ''ہیلو'' سے کرتے ہیں، اسی طرح درمیان میں جب کال منقطع ہوتا ہے تو بھی ''ہیلو'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے،

Marfat.com

پوچھنا یہ ہے کہ لفظ ''ہیلو'' کا اس طرح استعمال جائز ہے یا نہیں؟

ج : لفظ ''ہیلو'' کے معنی کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنا ہے۔ عام فہم زبان میں اس کا معنی ''سنو'' ہے۔ انگریز آپس میں ملاقات کے دوران اس کا استعمال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ خلاف سنت بھی ہے اور مشابہتِ نصاریٰ بھی۔

شریعتِ مطہرہ کا مسلّم اُصول یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنی گفتگو کا آغاز ''السلام علیکم '' سے کریں۔ یہ سنت ہے، اس کے خلاف کرنا سنت کے خلاف ہے۔ حدیث مبارک میں ہے :

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ۔ (ترمذی ج:۲ص:۹۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کلام کرنے سے پہلے کرنا چاہئے۔

اسلامی سلام کے متعلق حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں :

ابن عربی نے احکام القرآن میں فرمایا کہ لفظ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ہے اور السلام علیکم کے معنی یہ ہیں کہ ''اللہ رقیبٌ علیکم ''۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ ہے۔

امام ابن عیینہؒ کا قول نقل کرتے ہیں :

اَتَدْرِيْ مَا السَّلَامُ؟ يَقُوْلُ اَنْتَ آمِنٌ مِنِّيْ۔

(کیا تمہیں معلوم ہے سلام کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ تم مجھ سے امن میں ہو)

Marfat.com

خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی تحیہ (سلام) ایک عالمگیر جامعیت رکھتا ہے۔

(۱) اس میں اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر ہے۔ (۲) تذکیر بھی۔ (۳) اپنے مسلمان بھائی سے اظہارِ تعلق ومحبت بھی (۴) اس کے لئے بہترین دُعا بھی اور اس سے یہ معاہدہ بھی کہ میرے ہاتھ اور زبان سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (معارف ج ۲ ص ۵۰۱، ۵۰۰)

لہٰذا موبائل، ٹیلیفون یا عام ملاقات کے دوران گفتگو شروع کرنے سے پہلے ''سلام'' یعنی ''السلام علیکم'' کہنا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

☆

دورانِ نماز فون آئے تو کیا کیا جائے ؟

س : نمازیوں کی عادت ہے کہ نماز سے پہلے مسجد کے گیٹ میں موبائل آف کرتے ہیں، لیکن کبھی بھولے سے کھلا رہ جاتا ہے، اگر دورانِ نماز موبائل کھلا ہو، اور کال آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج : آج کل تمام مساجد کے گیٹ میں اور مساجد کے اندر بھی موبائل بند کرنے کی ہدایات نمایاں آویزاں ہوتی ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے موبائل فون بند کرنا چاہئے۔ اگر اتفاقاً موبائل کھلا رہ جائے اور دورانِ نماز کال آجائے، اگر

Marfat.com

اس کو رہنے دیتے ہیں تو لازماً پوری مسجد میں نمازیوں کی توجہ خراب ہو جائے گی، خود اس کی بھی اور تمام نمازیوں کا خشوع وخضوع متاثر ہوگا۔ نماز عمل قلیل سے فاسد نہیں ہوتی، اور عمل قلیل یہ ہے کہ دیکھنے والے کو نمازی کا نماز میں نہ ہونا یقینی نہ ہو یعنی دیکھنے والا یقین کرتا ہے کہ نمازی ہے۔ اس لئے اگر ممکن ہو تو موبائل کو جیب کے اوپر ہاتھ رکھتے ہوئے بند کر دے۔ نماز فاسد نہیں ہوگی۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں :

واتفقوا علی ان الکثیر مفسد والقلیل لا الخ ثم اختلفوا فیما یعین الکثرۃ والقلۃ علی اقوال : احدھا ما اختارہُ العامہ کما فی الخلاصۃ والخانیہ ان کل عمل لایشك الناظر انه لیس فی الصلاۃ فھو کثیرٌ و کل عمل یشتبه علی الناظر انه لیس فی الصلاۃ فھو قلیلٌ قال فی البدائع : وھٰذا اصح و تابعه الشارح والوالجی وقال فی المحیط انه الاحسن، وقال صدر الشھید: انه الصواب (البحر الرائق ۲/۱۱)

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ عملِ کثیر سے نماز فاسد ہوتی ہے اور عملِ قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ الخ۔

پھر فقہاء کا ایسے عمل میں اختلاف ہے جس سے عملِ کثیر وقلیل متعین ہو جائے۔ ایک قول جس کو عام فقہاء نے اختیار کیا ہے، جیسا کہ خلاصہ اور خانیہ میں ہے کہ ہر وہ عمل جس سے دیکھنے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ بندہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عملِ کثیر ہے، اور ہر وہ عمل جس کے دیکھنے سے شک ہو جائے کہ یہ بندہ نماز میں ہے تو یہ عملِ قلیل ہے۔

بدائع میں ہے کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے، شارح اور والوالجی نے اس کی اتباع کی

Marfat.com

ہے محیط میں اس کو احسن قرار دیا ہے اور صدر الشہید نے اس کو صواب کہا ہے۔

لہٰذا اگر نماز کے دوران موبائل کو نکال کر دیکھا اور بند کر لیا پھر جیب میں ڈال دیا تو دیکھنے والے کو اشتباہ ہوگا کہ یہ نمازی ہے یا نہیں؟ اس لئے اگر موبائل نکالے بغیر بند کیا جائے تو عملِ قلیل ہونے کی وجہ سے گنجائش ہے، اگر نکالے بغیر بند کرنا ناممکن ہو یا ایک ہاتھ سے نکالنے میں وقت زیادہ لگتا ہے یا سردی کا موسم ہو جس پر دو تین قسم کا لباس ہو تو بھی جیب میں موبائل نکالنے میں وقت لگتا ہے۔ اسی طرح آجکل موبائل فون کو چمڑے کی کسوٹی میں رکھا جاتا ہے جس سے نکالنے میں دونوں ہاتھ کا استعمال لازمی ہے تو ان صورتوں میں نماز توڑ دی جائے، موبائل بند کر کے از سرِ نو تکبیرِ تحریمہ سے نماز کا آغاز کیا جائے۔ کیونکہ ہارن بجنے سے تمام نمازیوں کی نماز میں خلل و ں ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کسی نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہو جائے اگر عمل قلیل سے بند ہو جائے تو درست ورنہ عمل کثیر سے تو خود بخود نماز فاسد ہو جائے گی۔

ڈیوٹی یا تعلیمی اوقات میں فون سننے کا حکم :

س : دینی اور تعلیمی اداروں کے اساتذہ و معلّمین کو دورانِ درس اگر موبائل پر کال آجائے تو کیا شرعاً درس کے دوران اس کے سننے کی اجازت ہے جبکہ خود استاد کی بھی اور طلباء کی توجہ بھی متاثر ہوتی ہے؟

ج : درس کے دوران حتی الامکان موبائل کو بند رکھنا چاہیے، اگر موبائل کھلا بھی ہو تو خاموش یا زیادہ سے زیادہ وائبریشن پر رکھنا چاہیے، تاکہ گھنٹی کی وجہ سے طلباء کی توجہ خراب نہ ہو۔ طلباء اساتذہ کے پاس ایک قیمتی امانت ہیں اور شرعاً بصورتِ

Marfat.com

اجازہ درس کا مقررہ وقت انہی طلباء کو درس دینے اور سمجھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ وقت کسی اور کو دینے میں خیانت لازم آتی ہے۔ کال آتے ہی دیکھا جائے اگر بات کرنی نہایت ضروری ہو یا طلباء اور ادارے کے فائدے سے متعلق ہو تو مختصر گفتگو کی گنجائش ہے اور اگر ضروری نہ ہو تو چھوڑ کر بعد از ختمِ درس رابطہ کرنا چاہئے۔

علمائے دیوبند کی عملی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ ہمارے بعض اکابر رحمہم اللہ غیر حاضری کے دنوں کا حساب کرتے اور مہینہ کے آخر میں اپنی تنخواہ سے اُسی حساب سے کٹوتی کر کے مدرسہ میں جمع کرتے تھے۔ اس لئے دورانِ درس موبائل پر لایعنی اور طویل گفتگو سے اجتناب کرنا چاہئے۔

دورانِ درس کال آجائے :

س : بندہ ایک دینی ادارہ میں حفظ کا اُستاد ہے، اکثر اوقات طالب علم سبق سناتا ہے۔ اسی دوران موبائل پر کال آتی ہے۔ سبق بند کر کے موبائل پر بات کرنی چاہئے یا کیا کیا جائے؟

ج : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے :

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (الاعراف:۲۰۴)

ترجمہ : اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رکھو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم ہو۔ (تفسیر عثمانی ج:۱ص:۵۰۹)

حکم یہ ہے کہ یہاں قرآن سننا ہے، اس کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے۔ تا کہ طلباء کی غلطیوں کی صحیح نشاندہی ہو سکے، نیز یہ وقت بصورتِ اجارہ طلباء کے اسباق،

Marfat.com

گردان اور تکرار کے لئے متعین کیا گیا ہے، جو کہ حق تلفی ہے۔ لہٰذا دورانِ درس حفظ کے اساتذہ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ موبائل پر گفتگو سے اجتناب کریں، اگر گفتگو انتہائی ضروری ہو تو سبق روک کر مختصر بات کرنی چاہئے۔ بلاضرورت طویل گفتگو درس میں مخل ہے، طلباء پر اس کا برا اثر پڑے گا، لازمی اور ضروری گفتگو چھٹی کے اوقات میں کرنی چاہئے۔

کیا رنگ ٹونز میں پرندے کی آواز گانے کے حکم میں ہے ؟

س : موبائل کی رنگ ٹون میں کسی پرندے کی آواز ہے، بعض کے ساتھ کوئی ساز بھی ہے اور بعض سادہ ہے کیا پرندے کی آواز بھی ساز اور گانا میں شامل ہے؟

ج : پرندے کی آواز جبکہ ساز اور میوزک کے ساتھ نہ ہو تو سادہ رنگ ٹون کہلاتا ہے، یہ میوزک اور گانے میں شامل نہیں ہے، البتہ جس آواز کے ساتھ میوزک ہو، وہ میوزک ہی میں شمار ہوگا۔

تنبیہ: عرف القهستاني الغناء بانه ترديد الصوت بالإلحان في الشعر مع انضمام التصفيق المناسب لها۔ (شامی: ج:۹، ص:۵۰۳)

ترجمہ : تنبیہ : قہستانی نے گانے کی تعریف یوں ذکر کی ہے کہ: خوش آوازی کے ساتھ شعر پڑھنے میں آواز لوٹانا یعنی (تردید) اور اس آواز کے ساتھ تالیاں موزون کرنا، یہ گانا ہے۔

Marfat.com

موبائل فون کے ذریعے چاند کی شہادت :

س : موبائل کے ذریعے چاند کی گواہی اور کمیٹی کے فیصلہ کی اطلاع کسی کو دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج : چاند کی گواہی دینے کے لئے خود شرعی رؤیت ہلال کمیٹی میں حاضری ضروری ہے، ٹیلی فون اور موبائل کی گواہی شرعاً معتبر نہیں، کیونکہ یہ شرعی ضابطۂ شہادت میں شامل نہیں ہے۔ رؤیت ہلال کے مسلّم قواعد ہیں۔ چنانچہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

رؤیت ہلال کے لئے شرعی ضابطۂ شہادت جس پر تقریباً اُمت کے چاروں مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور جمہور علمائے سلف وخلف کا اتفاق رہا ہے۔

(جواہر الفقہ، ج:۱ص ۳۹۸)

البتہ اگر کمیٹی فیصلہ کرے اور کمیٹی کا کوئی رُکن کسی کو بذریعہ موبائل اطلاع دیدے، جس کا نمبر اور آواز جانی پہچانی ہو، تو کمیٹی کے فیصلے کے مطابق عمل کی گنجائش ہے۔ چونکہ یہ شہادت نہیں ہے بلکہ محض خبر اور اطلاع ہے۔ اور موبائل پر اطلاع دینے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

انفارڈ اور بلوٹوتھ کے ذریعے فلم گانے وغیرہ منتقل کرنا

س : موبائل میں ایک پروگرام ہے، جس کو بلوٹوتھ اور انفارڈ کہا جاتا ہے، اس کے ذریعے ایک موبائل سے دوسرے موبائل کو تصاویر اور گانے بھیجے جاتے ہیں، اسی طرح بذریعہ میسج بھی گانے، تصاویر اور فلم ایک موبائل سے دوسرے موبائل کو بھیجے

Marfat.com

جاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

ج : کسی کے موبائل کو ذی روح کی تصاویر جو شرعاً ممنوع ہیں، بھیجنا خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو جائز نہیں ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

اَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ اَلْمُصَوِّرُوْنَ۔

(اخرجہ الشیخان امداد الاحکام ج:٦،ص:۳۸۲)

بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔

اسی طرح ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ :

ایسا گھر جس میں تصویر ہو، اُس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، تصاویر بنانے والوں کو روزِ قیامت آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ باری تعالیٰ اُنہیں حکم دے گا کہ اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصاویر کو دیکھو اور ان میں روح پھونک دو، ان تصاویر میں باتیں کرنے کی قوت پیدا کرنے تک مصوروں کو عذاب دیا جائے گا۔ حالانکہ وہ باتیں نہیں کریں گے۔ (مجمع الزوائد، ج:۵،ص:۲۲٦)

اس لئے میسج اور دِوسرے ذرائع سے تصاویر اور گانے کسی کے موبائل میں بھیجنا خود بھی گناہ کا ارتکاب ہے اور جب تک اُس کے موبائل میں رہیں گے اس کا گناہ بھی بھیجنے والے کو ملے گا، یوں گناہ کمانے کے ایک لامحدود سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مسجد میں موبائل کھلا رکھنا :

س : مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا کیسا ہے؟

ج : مسجد کی نسبت تعظیماً اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ مساجد فقط اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص ہیں۔ مساجد میں دُنیاوی باتیں، شور وغل کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ فقہائے کرام لکھتے ہیں :

ان لایرفع فیه الصوت مِن غیرِ ذکر اللّٰه۔ (الفتاوی عالمگیری، ج:۵، ص۳۲۱)

مساجد میں ذکر اللہ کے علاوہ دوسری آواز بلند نہیں کرنی چاہئے۔

نیز اسی صفحہ پر مذکور ہے :

ان لایتکلم فیه من احادیث الدنیا (ایضاً)

کہ ان میں یعنی مساجد میں دنیوی باتیں نہیں کرنی چاہئے۔

نیز ابوداؤد شریف ''باب کراھیة انشاد الضالة'' کے تحت محشی لکھتے ہیں :

''ویلحق به ما فی معناه من البیع والشراء والاجارة ونحوھا من العقود و کراھیة رفع الصورت فی المسجد''۔ (ابوداؤد، ج:۱، ص:۶۸)

اور اس کے ساتھ وہ چیزیں حکم میں شامل ہیں جو اس کے معنی میں ہوں جیسے بیع خرید وفروخت اور اجارہ وغیرہ کے عقود اور اسی طرح مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

اس عبارت میں مسجد میں رفع الصوت کی کراہیة کی تصریح ہے۔

مطلقاً آواز بلند کرنے کا یہ حکم ہے اور آواز جب کہ میوزک پر مشتمل ہو تو اس

Marfat.com

کی قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔لہٰذا موبائل بند کر کے مسجد میں داخل ہونا چاہئے۔

غلط نمبر پر ایزی لوڈ اور اس کا استعمال :

س : ایزی لوڈ کرنے کی صورت میں بعض دفعہ بیلنس غلط نمبر ڈائل کر کے کسی اور کے بیلنس میں جمع ہوجاتا ہے۔شرعاً ایسے بیلنس کا استعمال حلال ہے یا حرام؟

ج : اگر غلطی سے کسی کے نمبر پر ایزی لوڈ کے ذریعے یا بیلنس شیرز کے ذریعے بیلنس وصول ہوجائے تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ شخص رابطہ کر کے اپنا بیلنس واپس کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو شرعاً اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر کچھ بیلنس کے کٹوتی کے وہ بیلنس مطلوبہ نمبر پر واپس کیا جائے، اس کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ ۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

''لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِیٍٔ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسِہٖ''۔(جمع الجوامع، ج:۶، ص:۷)

کسی مسلمان کا مال اُس کی مرضی کے بغیر استعمال کرنا حلال نہیں ہے۔

البتہ بیلنس میں جمع ہونے کے بعد نمبر معلوم نہ ہو سکا، تو یہ لقطہ کے حکم میں ہے۔اپنے استعمال میں لانے کی گنجائش ہے۔

کیمرے والے موبائل کا استعمال اور نقصانات :

س : کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے؟

ج : فی نفسہٖ کیمرے والے موبائل کا استعمال برائے ضرورتِ رابطہ درست ہے۔کیمرے والے موبائل کے ذریعے باتیں کرنا ناجائز نہیں ہے، لیکن کیمرہ کا استعمال، کیمرہ سے تصویر بنانا اور کھنچوانا درست نہیں ہے۔

Marfat.com

کیمرہ والے موبائل کے بجائے سادہ قسم کے موبائل کو استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور گناہ بھی نہیں ہے۔

بالخصوص طلباء، مدارس، علماء اور دیندار لوگوں کو تہمت کی جگہوں سے دور رہنا چاہئے۔ ''اتقوا مواضع التھم'' (ترجمہ: تہمت کی جگہوں سے دور رہنا) اگر اہل علم ایسے موبائل استعمال کرتے ہیں تو عوام الناس ہر کیمرہ والے موبائل کے استعمال کے جواز کا استدلال پکڑیں گے، تصاویر اور ویڈیو فلم کو حلال سمجھ کر ارتکاب کبائر میں مبتلا ہوں گے۔ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ ''فلاں مولوی ایسا کرتا ہے''۔ لہذا مقتدا حضرات کیمرہ ویڈیو والے موبائل کے استعمال سے اجتناب کریں۔ کیونکہ ایسے موبائل کے استعمال کرنے کے نقصانات بہت زیادہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱) اس موبائل کے ذریعے تصاویر اور ویڈیو کر کے پاکدامن عورتوں اور بے خبر لوگوں کو بلیک میل کیا جاتا ہے۔

۲) مذکورہ موبائل میں بعض لوگ فلموں کے مخصوص حصے (کلپس) ڈلواتے ہیں، جس میں عریانی، فحاشی اور انسانیت سوز مناظر بھی ہوتے ہیں اور اسے ہر وقت ہر جگہ ہر آدمی بلاخوف وخطر دیکھ سکتا ہے، میسج وغیرہ کے ذریعہ یہ چیزیں ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں بآسانی منتقل بھی ہو جاتی ہیں، جو کہ گناہ پھیلانے کا ذریعہ ہے۔

۳) اس میں ہزاروں گانے محفوظ ہو سکتے ہیں جو ہر وقت سنے جا سکتے ہیں۔

۴) اس موبائل کے ذریعے کسی کی بھی تصویر اُتاری جا سکتی ہے اور کوئی بھی ویڈیو ریکارڈ کی جا سکتی ہے۔ دیندار طبقہ دینی محافل، مساجد، جنازوں میں، مدارس

Marfat.com

میں، دستار بندی کے مواقعوں پر، عورتیں شادیوں میں اور عام لوگ ہر جگہ یہ ریکارڈنگ وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔

۵) اب دیگر ممالک میں ویڈیو کال (یعنی کال کے دوران ایک دوسرے کو دیکھنا) بھی عام ہو چکا ہے۔ ویڈیو کال سے یہ موبائل اور بھی خطرناک فتنہ بن گیا ہے۔

۶) اب رنگین موبائل پر ٹی وی کے پروگرام بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

۷) رنگین موبائل میں کال کے دوران دونوں طرف سے آواز ریکارڈ ہو سکتی ہے۔ بعض لوگ عورتوں کی ریکارڈ شدہ۔ بے ہودہ بات بار بار سنتے ہیں۔

۸) دورانِ نماز یہ موبائل جیب میں ہوتا ہے جبکہ اس میں بعض اوقات جاندار کی فحش تصاویر ہوتی ہیں۔

۹) اکثر مساجد میں نماز کے دوران گانے کی آواز میں موبائل بجتے ہیں۔ اس سے مساجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ اور نئی نسل کی تباہی کے لئے یہ آلہ انتہائی خطرناک ہے، اگرچہ آج کل موبائل ایک ضرورت بن چکا ہے لیکن یہ ضرورت سادہ موبائل سے بآسانی پوری ہو سکتی ہے۔

۱۰) موبائل کے شغل نے عبادات سے خشوع وخضوع کو ختم کر دیا یہاں تک کہ حج جیسے مبارک عبادت میں بھی لوگوں کی حالت افسوس ناک بن گئی ہیں۔ استاذِی واستاذالعلماء حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب مدظلہ نے فرمایا:

''حج مبارک کے لئے لوگ لاکھوں روپے خرچ کر کے وہاں پر طواف کے دوران موبائل پر باتیں کرتے ہیں''۔ نیز دورانِ طواف بذریعہ موبائل فون

Marfat.com

ویڈیو اور تصویر سازی کرتے ہیں دورانِ طواف یہ عمل نہایت قبیح ہے۔

نیز فرمایا ''میزابِ رحمت کے نیچے غلاف پکڑے ہوئے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ موبائل پر باتیں کر رہا تھا جو کہ ایک بے ادبی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بےتوجہی بھی ہے''

موبائل کے ذریعے ٹی وی دیکھنا :

س : موبائل فون کے ذریعے ٹی وی اسٹیشن پر ڈرامہ یا کرکٹ میچ وغیرہ دیکھنا کیسا ہے؟

ج : موبائل فون کے ذریعے ٹی وی اسٹیشن پر ڈرامہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔اس میں کئی قبائح ہیں۔ذی روح کی تصاویر، اجنبی مرد وعورت کا اختلاط، گانا، یہ سب چیزیں ناجائز اور حرام ہیں۔

نیز موبائل فون کے ذریعے کمپنیاں ٹی وی اسٹیشن کے اجراء پر بیلنس سے متعین کٹوتی کرتی ہے۔پیسوں کا خرچ ان چیزوں میں حرام ہے۔اس پر نہ پیسہ دینا جائز ہے اور نہ لینا۔صاحبِ ہدایہ فرماتے ہیں :

ولایجوز استیجار علی الغناء والنوح و کذا سائر الملاھی لانہ استیجار علی المعصیة والمعصیة لاتستحق بالعقد۔(ہدایہ، ج:۳،ص ۳۰۳)

اور جائز نہیں اجارہ گانے اور نوحہ کرنے پر اسی طرح دیگر ملاہی پر کیونکہ یہ معصیت ہے اور معصیت کا استحقاق عقد سے درست نہیں ہوسکتا۔

یہی حکم کرکٹ میچ دیکھنے کا بھی ہے۔اس پر بھی بیلنس سے کٹوتی ہوتی ہے۔ ضیاعِ وقت اور حرام میں مال خرچ کرنا ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

مزاحیہ خاکوں اور ڈبنگز کے ویڈیو کلپس موبائل پر دیکھنا :

س : آج کل (مزاحیہ خاکے) ڈبنگ کا رواج زیادہ ہے۔سی ڈیز اور موبائل میں اس کے کلپس ڈلواتے ہیں، اس کا دیکھنا بطورِ تفریح کیسا ہے؟ نیز کارٹون تصویر ہے یا نہیں؟

ج : مزاحیہ خاکے چونکہ ساز (میوزک) اور تصویر پر مشتمل ہوتے ہیں، فحاشی اور لایعنی ہونے کے ساتھ ضیاعِ وقت کے سوا کچھ نہیں۔ نیز کارٹون بھی اعضاءِ واضح ہونے کی وجہ سے تصویر کے حکم میں ہے۔ نیز بعض خاکے تو کفر کی حد تک پہنچتے ہیں، جس میں شعائر اللہ کی توہین ہوتی ہے۔ایسے خاکوں کو دیکھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

موبائل سے نعتیں، نظمیں سننا :

س : موبائل کے ذریعے نعتیں، نظمیں اور تقاریر سننا کیسا ہے؟

ج : نعتیں، نظمیں اور تقاریر نیز دوسرے دینی پروگرام کے ساتھ اگر تصاویر اور میوزک اسی طرح قوالی ساتھ نہ ہو، خواہ موبائل کے ذریعہ سے ہو یا کسی آلہ سے سننا جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ بشرط یہ کہ اس آلہ کا اکثر استعمال فحاشی، عریانی، گانا اور تصویر سازی اور دوسری ناجائز امور کے لئے نہ ہو اگر ان حرام اُمور سے یہی آلات پاک ہو تو جواز کی گنجائش ہے۔

مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا :

س : مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا کیسا ہے؟ تبلیغی جماعت' مسافر

Marfat.com

اور معتکف کے لئے مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنے کا حکم کیا ہے؟

ج : تبلیغی جماعت‘ مسافر یا معتکف نے اگر مسجد کی بجلی سے موبائل فون چارج کیا تو شرعاً اس کا عوض مسجد کے چندہ میں جمع کرنا چاہئے۔فتاویٰ ہندیہ میں ہے :

ولایُحمل الرجل سراج المسجد الی بیتہ۔(ہندیہ ج:۱،ص:۱۱۰)

انتظارگاہ‘ائرپورٹ وغیرہ پر موبائل چارج کا حکم :

س : ریلوے اسٹیشن اور ائرپورٹ وغیرہ‘ سرکاری انتظار گاہیں جہاں پر بجلی موجود ہوں‘ اگر مسافر یا اس کے متعلقین ایسی جگہوں پر بجلی سے اپنا موبائل چارج کرنا چاہتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : ریلوے اسٹیشن اور ائرپورٹ وغیرہ پر نصب بجلی مسافروں اور اُن کے استقبال کے لئے آنے والوں کی سہولت کی خاطر ہوتی ہے۔ایسے مقامات پر عام لوگ بلا امتیاز انتظار کرسکتے ہیں۔ظاہر یہی ہے کہ اس میں نصب شدہ بجلی کے استعمال کی بھی اجازت ہوتی ہے۔اس لئے ائرپورٹ، انتظار گاہ اور ریلوے اسٹیشن کی بجلی سے موبائل چارج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قال الحصکفیؒ : ولکل سقی ارضہٖ من بحر او نھر عظیم کدجلة والفرات و نحوھما لان المالك بالاحراز ولا احراز لان قھر الماء یمنع قھر غیرہٖ۔(درمختار ج:۱۰،ص:۱۳)

ترجمہ : امام حصکفی فرماتے ہیں کہ دریا اور بڑی نہر جیسے دجلہ اور فرات اور

Marfat.com

اس طرح دوسرے دریاؤں سے ہر ایک کو اپنی زمین کی سیرابی کا حق حاصل ہے کیونکہ ملک اثبات حدود کی تعین سے آتا ہے اور یہاں حدود کی تعین نہیں ہوسکتی کیونکہ پانی کا غلبہ دوسروں کے غلبہ کو روکتا ہے۔

س : بعض دفعہ کسی کے ساتھ ضروری کام ہوتا ہے۔ اُس کا نمبر ملا کر گھنٹی جاتی ہے۔ وہ شخص موبائل یا ٹیلیفون نہیں اُٹھاتا ہے، تو کتنی دفعہ گھنٹی دینے کی شرعاً اجازت ہے؟

ج : اگر کسی کے ساتھ کام ہو اور رابطہ کی ضرورت پڑ جائے تو یہ استیذان کے حکم میں ہے۔ تین بار گھنٹی دینے کے بعد اس وقت دوبارہ رابطہ سے اجتناب کیا جائے کیونکہ استیذان تین بار ہوتا ہے۔ لیکن موقع اور محل سے تین مرتبہ سے زیادہ گھنٹی دینے میں بھی گنجائش ہے۔ موبائل سے ایک دفعہ نمبر ملایا گھنٹی جانے کے بعد کمپیوٹر کی آواز آئی تو یہ عرفاً ایک دفعہ گھنٹی حساب ہوتی ہے۔ اسی طرح دوسری بار ملایا جائے پھر تیسرے بار بھی اگر موبائل کو نہیں اُٹھایا تو پھر ملانے کی ضرورت نہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ اَتٰی عُمَرَؓ فَاسْتَأْذِنُ ثَلَاثًا فَقَالَ یَسْتَأْذِنُ اَبُوْمُوْسٰی یَسْتَأْذِنُ الْاَشْعَرِیُ یَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ فَلَمْ یَأْذَنْ لَهٗ فَرَجَعَ فَبَعَثَ اِلَیْهِ عُمَرُؓ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَسْتَأْذِنُ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَهٗ وَ اِلَّا فَلْیَرْجِعْ قَالَ اِئْتِنِیْ بِبَیِّنَةٍ عَلٰی هٰذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هٰذَا اُبَیٌّ فَقَالَ اُبَیٌّ یَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد ج:۲،ص:۳۵۷)

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور تین بار اجازت طلب کی کہ ابوموسیٰ اجازت مانگتا ہے۔ اشعری اجازت مانگتا ہے، عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام تھا) اجازت مانگتا ہے لیکن اُنہیں اجازت نہیں ملی تو وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے اُن کے لئے آدمی بھیجا (جب وہ آئے تو اُن سے پوچھا) کہ تمہیں کس چیز نے واپس لوٹا دیا؟ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے' اگر اجازت دے دی جائے تو خیر ورنہ لوٹ جاؤ''۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: اس حدیث پر گواہ لاؤ۔ وہ گئے پھر واپس لوٹے اور فرمایا کہ:

اے عمرؓ! عذاب نہ بن اصحابِ رسول ﷺ کے واسطے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اصحابِ رسول ﷺ پر عذاب نہیں بنوں گا۔

موبائل کے فری نمبر کے استعمال کا حکم:

س: موبائل کمپنی میں کام کرنے والوں کو کمپنی ایک سم (نمبر) دیتی ہے، جس سے کسی بھی نیٹ ورک پر بات کرنے پر خرچہ نہیں آتا۔ یہی شخص کسی دوسرے نمبر والے کا نمبر اپنے ہی نمبر سے ڈائیورٹ کر کے دوسرے نمبر ڈالا پھر جس کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہے بات کرسکتا ہے اور خرچہ بھی نہیں آتا۔ کمپنی والے نے موبائل والے کو یہ سہولت دی ہے جبکہ یہ شخص دو اور موبائل والوں کے درمیان واسطہ بن کر اس سہولت کو

Marfat.com

اُن تک پہنچا تا ہے کیا یہ جائز ہے؟

ج : موبائل کمپنی کی جانب سے یہ سہولت خاص اُن افراد کے لئے ہے جو اس کمپنی میں ملازم ہوں۔ کمپنی کی طرف سے اس موبائل والے کو مفت باتیں کرنے کی اجازت ہے لیکن یہ موبائل جب دوسرے دو موبائل کے درمیان واسطہ بنتا ہے اور وہ دونوں بھی مفت میں باتیں کرتے ہیں، کمپنی کی طرف سے اگر ایسا کرنے کی اجازت نہ ہو تو شرعاً یہ ممنوع ہے۔ اسی طرح باتیں کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے، یہ خیانت اور دھوکہ کے حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مِسڈ کالز کا حکم :

س : موبائل کے ذریعے مِسڈ کال کرنا کہ ایک دو گھنٹی بج جائے اور پھر موبائل بند کر دیا جائے' اس کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر موبائل کے ذریعے مِسڈ کال ایسے شخص کو دی جائے جس کے ساتھ تعلقات میں بے تکلفی ہو، اور بُرا نہیں مانتا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یا کسی کو مِسڈ کال کرنا اُس کو واپس کال کرنے کی اطلاع ہو اور یہ طریقہ دونوں کے درمیان متعارف ہو، مثلاً بیٹا والد کو، تو بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ نیز کسی کام کی یاد دہانی کے طور پر مِسڈ کال دی جائے اور یہ آپس میں معروف ہو تو شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ کسی اجنبی یا ناواقف کو تنگ کرنے کے لئے مِسڈ کال کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

حدیث مبارک میں ہے :

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

Marfat.com

مسلمان محفوظ رہے۔

اجنبیہ عورت سے گفتگو کا حکم :

س : اجنبیہ عورت سے بذریعہ موبائل گفتگو کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج : بلا ضرورت اجنبیہ عورت سے باتیں کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ خواہ بذریعہ موبائل ہو یا آمنے سامنے، کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے اور بناء بر قولِ صحیح عورت کی آواز پردہ بھی ہے :

فظهر الكف عورة على المذهب والقدمين على المعتمد، و صوتها على الراجح۔ (الدرالمختار) فتاویٰ محمودیہ ج:۱۹، ص:۱۹۳)

ترجمہ: یہیں عورت کی ظاہری کف بناء بر مذہب صحیح پردہ ہے اور قدمین بھی بناء بر قول معتمد کے اور آواز بھی راجح قول کے مطابق پردہ ہے۔

اگر ضرورت پڑ جائے تو بھی عورت کو حکم ہے کہ اپنی آواز میں سختی پیدا کر کے بات کرو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ (الاحزاب:۳۲)

ترجمہ: ای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر بات نہ کرو پھر لالچ کرے کوئی جس کے دل میں روگ ہے اور کہو بات معقول۔ (تفسیر عثمانی، ج:۲، ص:۳۵۱)

کہ عورت کو غیر مردوں کے ساتھ گفتگو کے دوران آواز میں سختی پیدا کرنی

Marfat.com

چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

موبائل کال کانفرنس اور موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعہ نکاح:

س : کیا فرماتے ہیں علماءِ شرع متین اس مسئلے کے متعلق کہ :

فریقین باہمی نکاح پر رضامندی ہیں، لڑکی کا خاندان فارن میں مقیم ہے، نکاح کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ لڑکا اِدھر پشاور میں رُوبرو دو گواہوں کے موبائل یا ٹیلیفون کا سپیکر آن کرتا ہے، وہاں سے لڑکی کی آواز یہاں پہنچتی ہے، لڑکے نے ایجاب (قول اوّل) کہہ دیا اور لڑکی نے وہاں سے قبول کیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ ایجاب وقبول شرعاً درست ہے یا نہیں مجلسِ عقد میں لڑکی یا اُس کے وکیل کا موجود ہونا ضروری ہے؟

انٹرنیٹ پر اسی طرح آج کل موبائل میں بھی یہ سہولت موجود ہے کہ مختلف شہروں میں بیٹھے تین چار اشخاص بیک وقت آپس میں گفتگو کر سکتے ہیں، جبکہ انٹرنیٹ پر ایک دوسرے کے دیکھنے کی پروگرام بھی موجود ہیں، اس پروگرام کو ''کال کانفرنسنگ'' کہا جاتا ہے، شرعاً ان صورتوں میں نکاح باندھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: نکاح ایک ذوجہتین شرعی مسئلہ ہے۔ حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ من وجہ نکاح ایک معاملہ ہے اور من وجہ عبادت۔ اس لئے دونوں معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت نے دوسرے عقود اور عبادات کی طرح نکاح کے لئے کچھ خاص شرائط ذکر کئے ہیں۔ شریعت نے نکاح کی صحت کے لئے ایجاب وقبول اور دو عاقل بالغ مسلمان گواہوں کی موجودگی ضروری قرار دیا ہے، پھر ایجاب وقبول خواہ عاقدین خود کرتے ہیں یا وکیل کے ذریعے شرط یہ ہے کہ گواہوں اور عاقدین کی مجلس ایک ہو، اگر گواہوں میں سے ایک یا دونوں مجلس عقد میں موجود نہ ہوں یا ایجاب وقبول کرنے والوں میں سے ایک بذاتِ خود یا وکیل

Marfat.com

مجلسِ عقد میں موجود نہ ہوں تو نکاح درست نہیں ہے۔

فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ عاقدین اور گواہوں کی مجلس ایک ہونا صحتِ نکاح کے لئے ضروری ہے۔

ومنها ان یکون الایجاب والقبول فی مجلس واحدٍ حتّٰی لو اختلف المجلس بان کان حاضرین فاوجب احدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول اواشتغل بعمل یوجب اختلاف المجلس لاینعقد و کذا اذا احدهما غائبًا لم ینعقد فتاویٰ هندیه ج:۱،ص:۲۶۹) (وایضاً فی التتارخانیه ج:۳،ص۴۵)

اور شرائط نکاح میں سے یہ بھی ہے کہ ایجاب وقبول کرنے والے ایک مجلس میں ہوں یہاں تک کہ اگر مجلس مختلف ہو جائے جیسا کہ دونوں حاضر تھے، ایک نے ایجاب کرلیا تو دوسرا قبول سے پہلے مجلس سے کھڑا ہوایا ایسے کام میں مشغول ہی ہوا جو اختلافِ مجلس کو واجب کرتا ہے تو نکاح صحیح نہیں ہوتا، اسی طرح اگر ایک غائب ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

موبائل اور انٹرنیٹ اور کال کانفرنس کی صورتوں میں اتحادِ مجلس کی اہم اور ضروری شرط مفقود ہے، لہٰذا ان صورتوں میں نکاح صحیح نہیں ہوسکتا ہے۔

ایزی لوڈ اور بیلنس پر زکوٰۃ کا مسئلہ :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلے کی بابت کہ ایک شخص زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ شخص مستحقینِ زکوٰۃ کے موبائل کو زکوٰۃ کی رقم سے اگر ایزی لوڈ کرے تو ایزی لوڈ سے زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب : زکوٰۃ ایک اہم عبادت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں پر فرض کیا ہے۔ زکوٰۃ میں ہر وہ چیز دی جاسکتی ہے جس پر مال کا اطلاق ہو۔ ایزی لوڈ کے ذریعے موبائل فون کمپنی صارفین کو بیلنس کے بدلے ایک معین مدت تک باتیں اور میسج

Marfat.com

کرنے کی سہولت دیتی ہے، اس لئے موبائل میں جمع شدہ بیلنس پر مالِ مقبوض کی تعریف صادق نہیں آتی۔ مال کی تعریف اہلِ لغت علماء یوں بیان کرتے ہیں :

مال : کُل ما یملکه الفرد او تملکه الجماعةمن متاع او عروضُ تجارة او عقار او نقود او حیوان جمع اموال وقد اطلق فی الجاهلیة علی الابل۔
(معجم الوسیط ج:۲،ص:۸۹۲)

اسی طرح حضرت مولانا وحید الزمان کیرانویؒ تحریر فرماتے ہیں : المال، مال، دولت ہراُس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین و جائیداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں۔ جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، جمع اموال زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ (القاموس الوحید ص:۱۵۹۲)

نیز زکوٰۃ میں تملیک یعنی محتاج کو مالک بنانا ضروری ہے، تاکہ وہ اس مال کو اپنی ضروریات پورا کرنے میں اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرے۔

قال الامام المرغینانیؒ : ولایبنٰی بها مسجد ولا یکفن بها میت لانعدام التملیك وهو الرکن ۔(ہدایہ ج:۱،ص:۲۲۲)

زکوٰۃ کے مال سے نہ مسجد کی تعمیر کی جائے گی اور نہ میت کے لئے اس سے کفن دیا جائے گا کیونکہ ان میں مالک بنانا معدوم ہے اور وہ رُکن ہے۔

چونکہ ایزی لوڈ کی صورت میں یہ رقم کمپنی کے حوالہ کی جاتی ہے۔ صارفین کو فقط باتیں کرنے کی سہولت دی جاتی ہے، جس میں تملیک نہیں۔

لہٰذا ایزی لوڈ بیلنس پر مال نہ ہونے اور تملیک نہ پائے جانے کی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

Marfat.com

ایزی لوڈ اور مسئلہ سود:

سوال : کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام اس مسئلے کے متعلق کہ موبائل کو آجکل جو ایزی لوڈ کیا جاتا ہے۔۱۰۰ یا دوسو روپے کی ایزی لوڈ میں پوری رقم موبائل اکاؤنٹ میں جمع نہیں ہوتی، کمپنی اس سے کٹوتی کرتی ہے۔شرعاً یہ سود ہے یا نہیں؟

جواب : اموالِ ربویہ یعنی وہ اموال جن میں سود متحقق ہوتا ہے۔اُن میں قدر اور جنس کا ایک ہونا ضروری ہے، اگر ان دونوں میں سے ایک شرط مفقود ہو تو پھر کمی بیشی کے ساتھ بیع درست ہے۔ایزی لوڈ کی صورت میں پیسوں کا تبادلہ چونکہ پیسوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ پیسوں کے عوض معین مدت کے لئے باتیں کرنے کی سہولت دی جاتی ہے اس لئے یہ سود نہیں ہے۔

موبائل میسج کا حکم:

س:۔بذریعہ موبائل میسج بھیجنے کا حکم کیا ہے؟

ج: آج کل اسی جدید اور ترقی یافتہ دور میں میسج ''SMS'' اپنے جذبات، احساسات اور اظہار مافی الضمیر کا آسان، سستا اور تیز ترین ذریعہ بن گیا ہے۔
بعض لوگ تو فحش اور بے ہودہ قسم کے اشعار لکھکر بھیجتے ہیں جو صاف بات ہے کہ درست نہیں ہے۔کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا حرام ہے نیز روپے کا خرچ فضولیات میں ہوتا ہے یہ الگ حرام ہے۔حدیث مبارک میں ہے

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدیه (الحدیث)

البتہ بعض لوگ ایسے بھی ہے جو SMS کے ذریعے مثبت اور تعمیری باتیں اور اشعار لکھ کر بھیجتے ہیں جو یقیناً اچھی بات ہے اور جائز ہے۔

Marfat.com

بعض لوگ قرآنی آیات احادیث وغیرہ اور ان کے ترجمے لکھکر بھیجتے ہیں سو جاننا چاہئے کہ موبائل میسجز میں موصول اکثر تراجم درست نہیں ہوتے۔ نیز اکثر روایات موضوع ہوتے ہیں لہذا اس میں احتیاط کرنا چاہیے۔ خود کسی مستند کتاب سے لکھے گئے ترجمہ کو بھیج دیں عام موصول میسجز کو بھیجنے سے اجتناب کیا جائے۔

قرآنی آیات وحدیث بذریعہ میسج بھیجنے کا حکم

چونکہ آجکل عام لوگ جو موبائل استعمال کرتے ہیں اُن میں سے اکثر فلم، گانے اور تصاویر کے کلپس ہوتے ہیں اس لئے ہر آدمی کا موبائل پاک نہیں ہوتا ہے۔ لہذا قرآنی آیات اور احادیث مبارک ہر کسی کو سینڈ کرنا درست نہیں۔ ایسے گندہ موبائل کو قرآنی آیات بھیجنا، آیات مبارکہ کی توہین ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اجلاس (میٹنگ) کے دوران فون سننے کا حکم:۔

س: میٹنگ اور عام مجالس میں کئی افراد شریک ہوتے ہیں چونکہ موبائل ہر کسی کے پاس ہوتا ہے اگر اسی میٹنگ میں یا عام مجلس میں رنگ آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج: میٹنگ اگر نہایت ضروری ہو تو بیٹھنے سے پہلے موبائل آف کرنا چاہئے۔ اگر موبائل کُھلا ہو اور رنگ آجائے تو دیکھا جائے کہ اگر ضروری فون ہو تو مجلس سے الگ ہو کر دور باتیں کرنا چاہیے پوری مجلس کی توجہ بلند آواز سے خراب نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر فون ضروری نہ ہو تو موبائل بند کرنا چاہیے۔ جب میٹنگ ختم ہو جائے تو بعد میں پھر موبائل پر باتیں کرنی چاہیے۔

Marfat.com

Marfat.com

حقانی پرنٹرز

مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک

فون: 0344-9084693

6057

Marfat.com